دل کی بات
مدیر

حکمرانوں کے لیے فیصلے کی گھڑی

اس وقت ملک بھر میں قانون توہینِ رسالت کی بقا وتحفظ کی تحریک جاری ہے۔نومبر ۲۰۱۰ء میں کراچی میں علماء اور دینی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس میں حکمرانوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ اس قانون میں تبدیلی سے باز رہیں۔

یکم دسمبر کو لاہور میں مجلس احرارِ اسلام کی دعوت پر متحدہ تحریک ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں تمام مکاتبِ فکر کے نمائندوں اور دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر کراچی کنونشن کے اعلامیے کی بھرپور تائید وحمایت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانونِ توہینِ رسالت میں ترمیم نہ کرے۔

۱۵؍دسمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ۲۴؍دسمبر کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے اور اجتماعات ہوئے۔عوام نے پوری ایمانی قوت سے اس بات کا اعلان کیا کہ توہینِ رسالت کی سزا سے متعلق قانون میں کوئی ترمیم قبول نہیں کی جائے گی۔اور اب ۳۱؍دسمبر کی کامیاب ہڑتال سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہییں انھیں بحیثیت مسلمان اپنی آئینی ودینی ذمہ داریوں کا مکمل احساس اور ادراک کرتے ہوئے قانونِ توہینِ رسالت کا تحفظ کرنا چاہیے۔اسے غیر مؤثر یا ختم کرنے کے امریکی ویورپی مطالبے کو پوری قوت سے مسترد کر دینا چاہیے۔

حکمرانوں کو اب فیصلہ کر لینا چاہیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ رحمت میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں یا یہود و نصاریٰ کے سایۂ منحوس میں؟ قانون باقی رہے گا تو اس پر عمل بھی ہوگا۔قانون نہیں رہے گا تو ماورائے قانون کام ہوں گے پھر لوگ خود فیصلے کریں گے اور ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

مجلس احرارِ اسلام کی رکنیت سازی

مجلس احرار پاک و ہند کی قدیم دینی وسیاسی جماعت ہے۔۲۹؍دسمبر ۱۹۲۹ء کو قائم ہونے والی اس جماعت کی قیادت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفکر احرار چودھری افضل حق رحمہم اللہ اور عظیم رفقاء نے کی۔آزادئ وطن، تحفظ ختمِ نبوت، تحفظ ناموسِ صحابہ اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے چلائی جانے والی درجنوں تحریکوں میں احرار نے قائدانہ کردار ادا کیا۔عزم و ہمت، جرأت واستقامت اور جہدِ مبین کے ۸۱ سال مکمل ہوئے اور جنوری ۲۰۱۱ء سے مجلس احرارِ اسلام اپنی عمر کے بیاسیویں سال میں داخل ہو رہی ہے۔ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء